خس کم جہاں پاک

صدر مشرف کے استعفیٰ پر ہمارا تبصرہ اسی قدر ہے جو ہم نے زیبِ عنوان کر دیا ہے۔ ہمیں صدر سے کبھی کچھ لینا دینا نہیں رہا اور نہ ہی کسی سے ہمارا عہدِ وفا ہے۔ ہمارا عہد صرف اور صرف اپنے رب تعالیٰ سے ہے جو ہم نے عالمِ ارواح میں اس کی ذاتِ پاک سے باندھا ہے پھر ہمارا عہدِ غلامی سیدنا و مولینا محمد ﷺ کی ذات، آپؐ کی رسالت، آپؐ کی تعلیمات، آپؐ کی شریعتِ مطہرہ اور آپؐ کے فقید المثال وعدیم النظیر اسوۂ کاملہ سے ہے، اور بس یہی ہماری کل کائنات اور ہماری محبتوں اور عقیدتوں کا مرجع ہے۔

بے پناہ مالی و جانی قربانیوں کے بعد یہ وطن جسے ہمارے اسلاف نے حاصل کیا، صرف قطعۂ اراضی نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کے نام پر لیا گیا ایک ملک ہے جس میں ہم نے اسلام کے ضابطۂ حیات کے احیاء اور نفاذ کا عہدِ نو اپنے رب تعالیٰ سے باندھا تھا۔ مگر ہمیں بڑی حسرت رہی کہ یہاں اسلام کا قانون نافذ ہو اور فیصلے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہوں اور یہ وطن واقعی پاک وطن بن جائے۔

بابائے قوم کی وفات کے بعد لیاقت علی خان کے دور میں آئین پاکستان کا دیباچہ ہی لکھا جا سکا جسے عرفِ عام میں قراردادِ مقاصد کہا جاتا ہے اب یہ دیباچہ سے بڑھ کر جزوِ آئین ہو گئی ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ سیاسی وفوجی حکمرانوں نے یکساں طور پر اس قراردادِ مقاصد سے کھلی بغاوت کی اور صدر مشرف نے انتہا کر دی۔ بھارت سیکولر ہے۔ سیکولرازم ایک سیاسی اصطلاح ہے جس سے مراد کاروبارِ مملکت دنیوی تقاضوں کے مطابق چلانا ہے۔ مگر جہاں تک ہندومت کا تعلق ہے، پوری بھارتی قیادت اس پر متفق اور اس کی اشاعت وترویج کے لئے ہر غیر ہندو کو ہندو بنانے کی کوشش میں پوری لگن سے لگی ہے۔ مگر ہماری بدقسمتی یہ ہی ہے کہ کیا فوجی اور کیا غیر فوجی قیادت نے اسلام دشمنی کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ مشرف نے اس سلسلے میں انتہا کر دی۔ ہر اس آدمی کو پکڑ کر گوانتا موبے کے امریکی عقوبت خانے میں بیچا جس کے منہ پر ڈاڑھی تھی، اور حد یہ کی کہ قیمتِ فروخت کے ڈالر اپنی جیب میں ڈالے اور اپنی کتاب میں اس کا اعتراف بھی کیا۔ اسلام آباد میں مساجد گرائیں۔ قرآن جلائے اور مسلمانوں کو بغیر جنازہ پڑھائے گڑھوں میں ڈال دیا۔ میراتھن ریس کرائی۔ حقوقِ نسواں کے نام پر بدکاری کا قانون پاس کرایا۔

مرزائیوں کو اقتدار کے ایوانوں میں کھل کھیلنے کا موقع دیا۔ اسلامی نہ سہی کم از کم قومی غیرت ہی اس شخص میں اگر ہوتی تو دخترِ ملتِ اسلامیہ پاکستان ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکی کتوں کے آگے نہ ڈال دیتا۔

اس امریکی ایجنٹ نے امریکہ کے ساتھ مل کر افواجِ پاکستان کے 12 سو کے قریب افسروں، جرنیلوں کو اور جوانوں کو مروایا۔ اپنی آمرانہ پالیسیوں کو چلانے کیلئے افواجِ پاکستان کو بدنام کر دیا۔ جامعہ حفصہ میں فوج کا استعمال سراسر غیر قانونی، غیر آئینی اور غیر ضروری طور پر کیا۔ یہ کام اوّل تو کرنے کا ہی نہیں تھا اور اگر کرنا ہی واجب تھا تو صرف پولیس ایکشن کا طالب تھا۔ پولیس ایکشن کی جگہ، ملٹری ایکشن فوج کو بدنام کرنے کے لئے تھا۔ ہمارے خیال اور ہماری معلومات کے مطابق فاٹا، سوات اور بلوچستان میں کوئی بغاوت نہیں ہے۔ کوئی شرپسندی نہیں، کوئی انتہا پسندی نہیں ہے۔ کوئی علیحدگی پسندی نہیں ہے۔ یہ شرف صرف مشرف کو حاصل تھا کہ اس نے نہایت بے رحمی سے مسلمانوں کو مسلمان فوج کے ہاتھوں مروایا اور ہمیں صد افسوس ہے کہ اس مسلم کشی میں مسلم لیگ (ق) بھی صدر کے ساتھ شریک و سہیم رہی اور ستم بالائے ستم یہ کہ ایم۔ ایم۔ اے بھی اس کاروائی پر مطمئن رہی، فاٹا اور بلوچستان جلتا رہا اور ایم۔ ایم۔ اے بلوچستان میں خوانِ اقتدار پر ضیافتیں اڑاتی رہی۔ پشتون مرتے رہے اور اکرم خان درانی بادشاہی کرتے رہے۔ ہم پر آج تک یہ راز نہیں کھلا کہ سترہویں ترمیم کرانے کے بدلے مشرف سے ملک وملت یا جمہوریت کے واسطے کیا حاصل کیا گیا تھا؟ سو یہی کہنا پڑتا ہے کہ یہ شراکت اقتدار کا سودا تھا جس میں ایم۔ ایم۔ اے نے مال پر بڑا ہاتھ مارا۔ ایک ٹکٹ پر دو مزے لوٹے۔ ہاں تو ہم یہ عرض کر رہے تھے کہ مشرف بڑے بے رحم اور بے محبت تھے اور یہ خودکش بمبار جو پاکستان کے طول وعرض میں تباہ کاری، بربادی اور مسلم کشی کر رہے ہیں یہ ان کے اپنے ہی کارندے ہیں ورنہ کوئی مسلمان اور شریعت اسلام کے نفاذ کا داعی ہرگز بے رحم نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا ہر داعی جانتا ہے کہ حصولِ علم ہر مسلمان مرد وزن پر فرض ہے تو وہ سوات یا فاٹا میں گرلز سکول کیوں جلائے گئے؟ یہ سب مشرف کا کیا دھرا ہے۔ اکبر بگٹی مرحوم نے بحیثیت رکن شاہی جرگہ بلوچستان پاکستان سے الحاق کے حق میں ووٹ دیا تھا تو وہ کیونکر باغی تھے؟ اختر مینگل میاں نواز شریف کے دور میں وزیر اعلیٰ بلوچستان تھے تو اب وہ کیسے غدار ہو گئے تھے؟ حقوق طلب کرنا، غداری نہیں۔

کہتے ہیں بانی پاکستان نے مسلم لیگیوں کو، الا ماشاء اللہ، اپنے جیب کے کھوٹے سکے کہا تھا۔ چوہدری شجاعت برا نہ مانیں تو عرض کریں کہ ان کے والد مرحوم کی مسلم لیگ اور ان کی مسلم لیگ ہر آمر سے متعہ کر کے حجلۂ اقتدار میں داخل ہو جانے کو تیار بیٹھی رہتی ہے اور جب آمر بستر گول کر جاتا ہے تو اپنی موت آپ مر جاتی ہے۔ ق

لیگ کا انجام، ق لیگ کے انجام کی طرح نوشتہ دیوار ہے۔شاید چوہدری یہ پڑھ نہیں سکے اسی لئے تو آمر کے دمِ واپسیں تک اس کی بالین پر یٰسین کا ورد کرتے رہے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:۔(لا دین لمن لا عهد له) ''جسے پاس عہد نہیں، اس کا کوئی دین نہیں''۔مشرف نے اپنے عہدے کا حلف توڑا اور مارشل لاء لگایا۔بھری اسمبلی میں دسمبر 2005ء تک وردی اتار دینے کا عہد کیا اور اسے توڑا۔ایمرجنسی لگائی اور پھر عہد توڑا۔سپریم کورٹ میں بیان داخل کیا کہ وہ نئی اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ لیں گے پھر دروغ حلفی کا ارتکاب کیا اور چوتھی بار عہد توڑا۔کیا اس حدیث کی روشنی میں اتنے بدعہد شخص کا کوئی دین بھی ہوسکتا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے پھر فرمایا:''میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ جھوٹے امام کو رحم کی نظر سے نہ دیکھے گا''۔یہ ہے اس شخص کا انجام جس نے آٹھ (8) سال تک من مانی کی اور ''أنا و لا غيری'' کا ڈنکا بجایا۔دنیا میں دین سے محروم اور عاقبت میں اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم کے رحم سے محروم! مشرف کمانڈر انچیف تھے۔صدر تھے۔مگر جتنی ذلت اٹھا کر وہ گئے ہیں کوئی معزز شخص اٹھا نہیں سکتا۔کیا کوئی معزز شخص چاہتا ہے کہ وہ ذلیل ہو؟ نہیں، ہرگز نہیں! مگر وہ ﴿وتذل من تشاء﴾ کے تحت روسیاہی لینے پر مجبور تھے۔

اب کچھ معروضات الطاف بھائی کیلئے ہیں۔وہ ہمارا نیک مشورہ مانیں اور بھتہ خوری پر گزران کریں۔وہ دن دور نہیں جب خون آشام بارہ مئی کا حساب انہیں دینا پڑے گا۔انہوں نے پورے سکھر، حیدرآباد اور کراچی کو اپنی دہشت گردی کا یرغمال بنا رکھا ہے۔وہ لنڈن کے ایمان سوز نظاروں سے آنکھیں سینکیں، بھتے کھائیں اور مفسر قرآن نہ بنیں۔یہ ان کا میدان نہیں۔وہ اپنی چراگاہ میں چریں۔پرائی کھیتی میں منہ نہ ماریں۔اسلام کے گرد سخت حفاظتی باڑ اللہ نے لگائی ہے۔﴿لا اكراه فی الدين﴾ کی تفسیر ان جیسے جاہل کے بس کا روگ نہیں۔آئیں ہم انہیں یہ تفسیر بتائیں۔اسلام اپنی دعوت جمیع اولادِ آدم کے سامنے پیش کرنے کے بعد انہیں قبول یا مسترد کرنے کی آزادی دیتا ہے۔نوکِ شمشیر کے جبر کے تحت کلمہ نہیں پڑھواتا۔پھر جو سعید روحیں اس کی دعوت رضا و رغبت کے ساتھ بلا جبر و اکراہ قبول کرلیں تو ان پر اپنا ضابطہ حیات نافذ کرتا ہے اور جو سرتابی کرے، اس پر یہ ضابطہ جبراً نافذ کرتا ہے۔مسلمان اگر ترکِ صلوٰۃ کرے تو جبراً نماز پڑھوائے گا۔مثال اس کی یہ ہے کہ فوج کی ملازمت کرنے یا نہ کرنے میں ہر شخص آزاد ہے۔لیکن جو بندہ اپنی رضا سے فوج میں آجاتا ہے تو اب وہ فوج کے ڈسپلن کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا اور اگر کرے گا تو فوج اس پر اپنا ڈسپلن جبراً نافذ کرے گی۔پٹھو باندھے گی۔کورٹ مارشل کرے گی۔سو الحمدللہ الطاف بھائی مسلمان ہیں لہٰذا ان پر اسلام کا ضابطۂ ڈنڈے کے زور پر نافذ ہوگا۔

ہماری نیک صلاح پر عمل کریں اس میں ان کا بھلا ہے۔ان کا پودا ضیاء نے لگایا اور مشرف نے پروان چڑھایا۔ وہ اور ان کی جماعت پانی کے بلبلے کی طرح عنقریب تحلیل، ہو جائے گی۔ پاکستان میں اگر واقعی کوئی دہشت گرد تنظیم ہے تو ایم۔کیو۔ایم ہے۔کوئی آصف نواز جنجوعہ یا نصیراللہ بابر پھر اٹھے گا اور ان کی عقل ٹھکانے آئے گی۔ یہ کانے، لنگڑے اور کئی قسم کے چھوٹے، وکلاء کو زندہ جلانے میں ہمیشہ آزاد نہیں رہیں گے۔

وزیراعظم یوسف رضا، سید ہیں۔ اسلام کو اگر عہدِ سادات میں شان وشوکت نہ ملی پھر کب ملے گی۔ کچھ خدمتِ اسلام کر جائیں تو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تاریخ میں امر ہو جائیں گے۔اگر مشرف خدمتِ اسلام کر کے جاتے تو آج ایوانِ اقتدار سے بڑے بے آبرو ہو کر نہ نکلتے۔اقتدار آنی جانی شے ہے۔ انسان فانی ہے مگر اسلام اور خدمتِ اسلام باقی رہنے والی دولت ہے۔کچھ یہ دولت بھی کما لیں۔ (وما علینا الا البلاغ)

موت العالِم موت العالَم

مولانا عبدالسلام کیلانی کا سانحۂ ارتحال

مورخہ 29 جولائی بروز منگل ممتاز عالم دین، استاذ العلماء مولانا عبدالسلام کیلانی چاندنی کوٹ نزد منڈی وار برٹن میں وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مولانا مرحوم کا شماراُن جید علماء میں ہوتا ہے۔جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دین کی تبلیغ میں گزارا۔رئیس الجامعہ نے مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں مولانا کی خدمات کو سراہا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

جامعہ علوم اُثریہ کا اعزاز

چھ (6) ہونہار طلباء کا مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ

الحمدللہ امسال بھی جامعہ کے چھ (6) ہونہار طلباء کا مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوا۔جن میں (۱) عبدالخالق محمد رفیع (۲) عثمان غنی (۳) نثار الحق (۴) عبدالقدیر (۵) حبیب الرحمٰن اور (۶) ہدایت احمد ہیں۔ جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے انہیں مبارک باد دی اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت فرمائے۔(آمین)

جامعہ علوم أثریہ جہلم کی

25 ویں سالانہ تقریب صحیح بخاری وجلسہ تقسیم أسناد

مورخہ 21 نومبر 2008ء بمطابق 21 ذوالقعدہ 1429ھ بروز جمعة المبارک ہوگا۔ان شاءاللہ